السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض علماء کہتے ہیںکہ ماہ صفر کے آخری بدھ کوایک نماز پڑھی جاتی ہے جوضحی کے وقت چاررکعت ایک سلام سے پڑھی جاتی ہے ۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ، سورہ کوثر، سترہ (۱۷) بار، سورۂ اخلاص پچاس (۵۰) باراور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے ہیں ۔ سلام پھیر کرتین سوساٹھ دفعہ یہ آیت پڑھتے ہیں :

وَاللَّهُ غالِبٌ عَلىٰ أَمرِهِ وَلـٰكِنَّ أَكثَرَ النّاسِ لا يَعلَمونَ ‌ ۲۱ ... يوسف

پھر جوہرۃ الکمال تین بار پڑھ کرآخر میں ایک دفعہ کہتے ہیں :

سُبحـٰنَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمّا يَصِفونَ ‌ ۱۸۰ وَسَلـٰمٌ عَلَى المُرسَلينَ ‌ ۱۸۱ وَالحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ‌ ۱۸۲ ... الصافات

اورفقیروں کوکچھ روٹی بھی خیرات کے طور پردیتے ہیں ۔ اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ صفر کے آخری بدھ کوجو مصیبتں اوربلائیں نازل ہوتی ہیں ان سے حفاظت ہوتی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال صفر کے آخری بدھ کوتین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اوریہ سال کا سب سخت دن ہوتا ہے ۔ لیکن جو شخص اس دن مذکورہ بالا طریقے سے مذکورہ بالا نماز پڑھ لے وہ ان تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اورجوکوئی اس طرح یہ نمازادانہ کر سکے ۔ مثلاًبچے وغیرہ تواسے یہ سورتیں اورآیات لکھ کرگھول کرپلادی جائیں ۔ ۔ کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال بیان کی گئی نماز کی کوئی دلیل قرآن مجید میں ملتی ہے نہ حدیث شریف میں ۔ اس کا ثبوت صحابہ تابعین میں سے کسی سے ملتا ہے اورنہ بعد کے کسی نیک بزرگ سے ، لہٰذا یہ غلط کام اوربدعت ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کی اجو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے ۔''

نیز فرمایا :

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کی اجو (دراصل) دین میں سے نہیں تووہ ناقابل قبول ہے ۔''

جس نے یہ نمازاوراس کی فرضی فضائل کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی کی طرف کی اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا ، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کذابوں کی وہ سزاملے گی جس کا وہ مستحق ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ